آہ
بقیۃ السلف حضرت مولانا شاہ محمد احمد صاحب پرتاب گڑھی رحمۃ اللہ علیہ

مولانا مفتی محمد القدوس خبیب رومی مظاہری، سہارنپور (انڈیا)

ابھی حضرت عارف باللہ باقی باللہ مولانا فقیر محمد صاحب پشاوری کا غم تازہ ہی تھا کہ ہندوستان کی عموماً اور خصوصاً مشرقی یو۔پی (الہ آباد، بنارس، اعظم گڑھ، جونپور، کانپور، لکھنؤ وغیرہ) کے اضلاع کی ایک نہایت برگزیدہ ہستی بھی اس دار فانی سے رخصت ہو گئی۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ط

حضرت مولانا الشاہ محمد احمد صاحب پرتاب گڑھی کا تعلق حضرت حکیم الامت مجدد الملۃ مولانا تھانوی کے خلفاء و مجازین مثلاً حضرت خواجہ صاحب، حضرت مولانا الشاہ عبد الغنی صاحب پھولپوری حضرت مولانا الشاہ وصی اللہ صاحب حضرت مولانا عبد الصمد صاحب کانپوری قدس اللہ اسرارہم سے دوستانہ اور محبانہ تعلق تھا، حضرت مولانا الشاہ ڈاکٹر عبد الحی عارفی اور بابا نجم احسن نگرامی بھی حضرت مولانا پرتاب گڑھی کے خاص دوستوں میں سے تھے۔

حضرت مولانا کا اصل وطن الہ آباد کے قریب پرتاب گڑھ کا ایک دیہات پھول پور تھا۔ (اس نواح میں پھولپور تین ہیں، ایک پھولپور تو ضلع الٰہ آباد میں ہے دوسرا پھولپور ضلع پرتاب گڑھ میں ہے، اور تیسرا پھولپور ضلع اعظم گڑھ میں ہے جو حضرت مولانا شاہ عبد الغنی صاحب پھولپوری کا وطن تھا) اِدھر ایک عرصہ سے حضرت مولانا پرتاب گڑھی کا مستقل مستقر شہر الٰہ آباد میں اپنے ایک مسترشد خاص ڈاکٹر ابرار احمد صاحب (محلہ سلطان پورہ بھاوا مرزا غالب روڈ) کا مکان تھا۔

حضرت مولانا شاہ محمد عیسٰے صاحب الٰہ آبادی (خلیفہ اجل حضرت حکیم الامت مجدد الملۃ مولانا تھانوی) اور حضرت مولانا محمد فخر الدین صاحب الٰہ آبادی (خلیفہ و مجاز حضرت مولانا شاہ محمد حسین الٰہ آبادی و حضرت مولانا افضل شاہ بخاری خلفائے حضرت سید الطائفہ حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی) کے بعد اہلِ الٰہ آباد کے اہلِ حق حضرات کا تعلق حضرت مولینا

شاہ محمد احمد صاحب پرتاب گڑھی سے ہی قائم ہوا، پھر جب حضرت مصلح الامت عارف باللہ مولانا الشاہ وصی اللہ صاحب (خلیفہ، حضرت حکیم الامت مجدد الملۃ مولانا تھانوی) کا ورود مسعود الہ آباد ہو گیا تو خود حضرت مولانا پرتاب گڑھی اور دوسرے تمام اہل حق علماء و مشائخ نے حضرت مصلح الامت کو اپنا سرخیل قرار دیا۔

حضرت مولانا پرتاب گڑھی اور حضرت مولانا شاہ وصی اللہ صاحب کے درمیان نہایت محبت و مودت کے تعلقات قائم رہے، اب اس وقت ہمارے بزرگوں میں سے حضرت محی السنۃ مولانا ابرار الحق صاحب دامت برکاتہم (ہردوئی) حضرت مولانا سید ابو الحسن علی صاحب ندوی اور حضرت عارف باللہ مولانا سید صدیق احمد صاحب باندوی مد فیوضہم اور ان کے علاوہ دار العلوم دیوبند مظاہر العلوم سہارنپور اور دار العلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ کے بیشتر حضرات علماء و افاضل کا تعلق حضرت مولانا شاہ محمد احمد صاحب پرتاب گڑھی ہی سے تھا۔ حضرت مولانا کے مزاج میں نہایت ہی سادگی و فروتنی تھی، ہر ایک سے بہت ہی محبت و شفقت سے پیش آتے، تواضع و انکساری کا مجموعہ اور واقعۃً "بقیۃ السلف" تھے۔ حضرت مولانا کے شیخ و مرشد حضرت شاہ بدر علی رائے بریلوی سلسلۂ نقشبندیہ کے قوی النسبت بزرگ حضرت مولانا شاہ فضل الرحمن صاحب گنج مراد آبادی کے خلیفہ تھے۔

حضرت مولانا پرتاب گڑھی کے بارے میں ان کے شیخ و مرشد نے ایک مرتبہ فرمایا کہ "اگر اللہ تعالیٰ نے دریافت فرمایا کہ کیا لائے ہو، تو احمد میاں کو پیش کر دوں گا۔ شیخ و مرشد کی نگاہ میں اپنے مسترشد و مجاز کا کیا کچھ مقام تھا وہ اس سے بخوبی معلوم ہوتا ہے۔

ایک دفعہ حضرت شیخ الحدیث ریحانۃ الہند مولانا محمد زکریا صاحب کاندھلوی مہاجر مدنی نے اپنے معتمد خصوصی اور خلیفہ ارشد حضرت مولانا مفتی محمود حسن صاحب گنگوہی اطال اللہ بقاہم سے دریافت فرمایا کہ اس وقت سلسلۂ نقشبندیہ میں قوی النسبت بزرگ کون ہیں؟ تو حضرت مفتی صاحب نے حضرت مولانا شاہ محمد احمد صاحب پرتاب گڑھی ہی کا اسم گرامی لیا حضرت مفتی صاحب نہایت عقیدت سے حضرت مولانا پرتاب گڑھی کی خدمت میں تشریف لے جاتے اور حضرت مولانا پرتاب گڑھی بھی بہت محبت سے ملتے تھے راحقر جب بھی

ان دونوں بزرگوں کی خدمت میں حاضر ہوا تو یہی محسوس ہوا کہ دونوں کو ایک دوسرے کے ساتھ بہت ہی عقیدت و محبت ہے۔ حضرت مولانا پرتاب گڑھیؒ تصوف و سلوک کے خاص وصف "عرفان و محبت" میں غرق اور سرشار تھے۔

حضرت مولانا شاہ محمد احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے "عرفان و محبت" کے شارح و ترجمان یہاں پاکستان میں حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب مدظلہ، مقیم کراچی ہیں اور ہندوستان میں احقر کے علم میں حضرت مولانا قمر الزماں[1] صاحب تلمیذ و مجازِ صحبت حضرت مولانا شاہ وصی اللہ صاحب اور حضرت مولانا عمار احمد[2] صاحب ہیں۔

حضرت مولانا کو اللہ تعالیٰ نے شعر و سخن کا بھی اعلیٰ اور پاکیزہ بلکہ عرفانی مذاق عطا فرمایا تھا۔ جس کے بارے میں اس دور کے اہل اللہ اور مشائخ دل سے قائل اور معترف تھے۔ عرفانِ محبت، فیضانِ محبت اور روحِ البیان، اخلاقِ سلف وغیرہ کتب حضرت مولانا کی علمی و عرفانی یادگار ہیں، ماشاء اللہ اولاد میں تین صاحبزادے اور صاحبزادی حیات ہیں۔

قارئینِ "الصیانۃ" توجہ فرمائیں

دورِ حاضر میں دینی جرائد کا اجراء اور پھر ان کا استحکام اس راستے کی مشکلات کا اندازہ کچھ وہی لوگ لگا سکتے ہیں جنہیں اس سے سابقہ پڑا ہو۔ الصیانۃ کا اجراء محض تبلیغ و اشاعتِ دین کی غرض سے کیا گیا ہے۔ چنانچہ مالی طور پر ادارے کے خسارے کو اس عظیم مقصد کی خاطر گوارا کیا جا رہا ہے ادارہ نے اس مرتبہ بھی مالی بوجھ قارئین پر ڈالنے کی بجائے خود برداشت کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ چنانچہ جن حضرات کا سالانہ چندہ ختم ہو گیا ہے۔ ان سے گزارش ہے کہ وہ اپنا چندہ جلد از جلد بذریعہ منی آرڈر روانہ فرمائیں بصورتِ دیگر آئندہ کا پرچہ ان کی خدمت میں بذریعہ وی پی روانہ کیا جائے گا۔

نوٹ: زرِ سالانہ بھیجتے وقت نام و پتہ اور خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔ والسلام

وکیل احمد شیروانی دفتر الصیانۃ، جامعہ اشرفیہ فیروزپور روڈ۔ لاہور

[1] مقیم جامعہ بیت المعارف بخشی بازار الہ آباد (یو۔پی۔ انڈیا)، [2] مقیم جامعہ افضل المعارف وصی آباد۔ نور اللہ روڈ یو۔پی (انڈیا) یہ دونوں حضرات غالباً حضرت مولانا پرتاب گڑھیؒ کے مجاز بیعت بھی ہیں۔ منہ ۱۲ محمد عزالقدس